مؤلف نے ایک سو ایک تائیدی حوالے اور حواشی شامل کیے ہیں۔ مگر سرورق ساز کا فہم ناقص ہے (علامہ کو ببول کے درخت پر بٹھا دیا)۔ اسی طرح اشاریے کی کمی کھٹکتی ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

شبلی کی آپ بیتی، مرتبہ: ڈاکٹر خالد ندیم۔ ناشر: کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۳۲۰۳۱۸-صفحات: ۳۷۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مولانا شبلی نعمانی عالم دین، شاعر، ادیب، مؤرخ، سیرت نگار اور ماہر تعلیم تھے۔ سرسیّد تحریک سے بعض پہلوؤں میں اختلاف کے باوجود مسلمانوں میں تعلیم (متوازن اور بامقصد تعلیم) کے فروغ کے لیے عمر بھر کوشاں رہے۔ شبلی صدی (۱۹۱۴ء-۲۰۱۴ء) کے موقعے پر اُن پر کتابیں اور مضامین لکھ کر اُنھیں خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ پاکستان میں کم اور بھارت میں زیادہ۔ دارالمصنّفین نے معارف کا خاص نمبر شائع کیا اور ایک بین الاقوامی شبلی سیمی نار بھی منعقد کیا (حکومتِ بھارت نے اس سیمی نار کے ۱۸ پاکستانی مدعوین میں سے کسی ایک کو بھی ویزا نہیں دیا)۔ شبلی کی حیات پر موجود متعدد کتابوں میں زیرنظر کتاب ایک منفرد اضافہ ہے۔

یہ شبلی کی ایسی خودنوشت ہے جسے اُنھوں نے خود نہیں لکھا بلکہ ڈاکٹر خالد ندیم نے اُن کی تحریروں سے اقتباسات لے کر ان کی آپ بیتی مرتب کی ہے۔ یہ شبلی کی ایک صحیح، سچّی اور کھری تصویر ہے۔ اس میں شبلی کے احساسات، جذبات، ولولے، عزائم، ارادے اور منصوبے نظر آتے ہیں۔ ان سب کا منتہاے مقصود ملتِ اسلامیہ اور دین اسلام کا احیا تھا۔ اندازہ ہوتا ہے کہ شبلی اپنی ملّت کے دگرگوں حالات پر کڑھتے اور اُنھیں پستی اور پس ماندگی سے نکالنے کے لیے طرح طرح کی تدبیریں سوچتے تھے۔ افسوس تو یہ ہے کہ شبلی کو ایک غیرملکی استعماری حکومت میں کام کرتے ہوئے اپنوں کی مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

شبلی کی آپ بیتی پڑھتے ہوئے ہم سفرنامہ بھی پڑھتے ہیں، نام ور شخصیات پر شبلی کا تبصرہ بھی اور اُن کی شاعری سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں شبلی بے اطمینانی اور پریشانی کے عالم میں تلخ ہو جاتے ہیں۔ اس دل چسپ کتاب میں وہ دردمندی اور اضطراب بہت نمایاں ہے جس نے شبلی کو عمر بھر بے چین رکھا۔ مرتب نے بڑی محنت اور فن کاری سے آپ بیتی تیار کی ہے۔ دہلی یونی ورسٹی کے ڈاکٹر عبدالحق خالد ندیم کی فہم و فراست پر انھیں داد دیتے ہوئے لکھتے ہیں: